www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ جات

حافظ محمد مصطفی راسخ ☆

ثبوتِ قراءات اور اَکابرین اُمت

متنوع قراءات کا ثبوت ایسا مسئلہ ہے کہ گذشتہ چودہ صدیوں میں اس کی حجیت کے سلسلہ میں کبھی بھی اختلاف نہیں ہوا۔ امت کے سابقہ تاریخی ادوار میں متعدد اہل علم نے حجیتِ قراءات کے اس دعوائے اجماع کو صراحتاً بیان کیا ہے اور یہ مسئلہ چونکہ ضروریات دین میں سے ہے اور امور دین میں بالکل بدیہی ہے اسی لئے کئی نامور شخصیات نے انکارِ قراءات پر فتوائے کفر صادر کیا ہے۔

گذشتہ شمارہ میں ہم نے پاکستان کے جمیع مکاتب فکر کا حجیت قراءات کے مسئلہ میں متفقہ مؤقف رشد کے صفحات میں شائع کیا تھا۔ زیر نظر مضمون میں فاضل مؤلف نے انتہائی محنت کے ساتھ اسلاف امت میں سے تقریباً ۱۵۰ نمائندہ علماء کی تحریروں کے 'انتخابات' پر مشتمل یہ قیمتی مضمون ہدیۂ قارئین کیا ہے، جس میں انہوں نے علیحدہ سے ان علماء کی وضاحت بھی کر دی ہے جو ثبوت قراءات کے مسئلہ کو اجماعی قرار دیتے ہیں اور اسی طرح ان اہل علم کو بھی علیحدہ بیان کر دیا ہے جو انکارِ قراءات کو صریح کفر شمار کرتے ہیں۔ [ادارہ]

اللہ رب العزت نے اُمت کی آسانی کے لئے اپنی عظیم الشان کتاب قرآن مجید کو 'سبعہ اَحرف' پر نازل فرمایا ہے۔ اور پوری اُمت کا اِس اَمر پر اجماع ہے کہ موجودہ 'قراءات عشرۃ' انہی سبعہ اَحرف میں سے ہیں اور انہیں اُمت کی طرف سے تلقی بالقبول حاصل ہے، جو نبی کریم ﷺ سے ہم تک تواتر کے ساتھ پہنچی ہیں، جسے بعد والوں نے پہلوں سے اَخذ کیا ہے، جو اپنی نمازوں میں ان کی تلاوت کرتے رہے۔ ان قراءاتِ متواترہ میں سے کسی ایک کا اِنکار پورے قرآن مجید کا اِنکار ہے۔ یہ سب قراءات قطعی اور یقینی طور پر قرآن ہیں۔ اور قرآن مجید کے کسی ایک حرف کا اِنکار باتفاقِ اُمت کفر ہے۔

قراءات کی اسی اَہمیت وفضیلت کے پیش نظر اُمت نے ان کا خصوصی اِہتمام کیا ہے اور اہل علم نے انہیں اپنا موضوعِ سخن بنایا ہے۔ محدثین کرام نے اپنی کتب اَحادیث اور مفسرین عظام نے اپنی تفاسیر میں اس موضوع پر مستقل اَبواب قائم کئے ہیں اور تفصیلی بحث کی ہے۔ اَکابرین اُمت نے قراءات کے تواتر، ثبوت اور دفاع میں اپنے اپنے طور پر بحث کی ہے۔ زیر نظر مضمون میں ہم نے کوشش کی ہے کہ ثبوتِ قراءات کے حوالے سے اَکابرین اُمت میں سے کم اَز کم سو کے قریب اَقوال جمع کر دیئے جائیں جو ہمارے لئے راہنمائی کا باعث ہوں۔ ہمارا یہ کام سمندر میں سے ایک قطرے کی مانند ہے اور فقط ایک نمونہ ہے۔ ورنہ اگر کتبِ اَسلاف اور دیگر مراجع ومصادر کا تفصیلی مطالعہ کیا جائے تو یہ اَقوال اس تعداد سے کئی گنا زیادہ سامنے آسکتے ہیں جو ثبوتِ قراءات پر اُمت کے اجماع کی دلیل ہیں۔

☆ فاضل کلیۃ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اِمام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں کتاب فضائل القرآن، باب أنزل القرآن علی سبعة أحرف اور دیگر اَبواب کے تحت تقریباً آٹھ احادیث لائے ہیں۔ جو ثبوتِ قراءات کے حوالے سے ان کے مضبوط مؤقف کی واضح دلیل ہے۔
- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بخاری کی شرح فتح الباری میں مذکورہ اَبواب کے تحت حدیث، أنزل القرآن علی سبعہ أحرف، کی شرح میں قراءات کو ثابت کیا ہے۔ نیز حدیث ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کی شرح میں سورۃ الفرقان کی مکمل قراءات کو تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔[فتح الباري: ۱۱/۲۷ تا ۴۶]
- علامہ اَنور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے بخاری کی شرح میں باب أنزل القرآن علی سبعة أحرف کے تحت قراءات کو ثابت کیا ہے۔ [فیض الباري: ۴/۱۵۷،۲۶۴]
- اِمام قسطلانی رحمہ اللہ نے بخاری کی شرح میں مذکورہ باب کے تحت قراءات کو ثابت کیا ہے۔

[إرشاد الساري: ۷/۴۵۰ تا ۴۵۷]

- اِمام عینی رحمہ اللہ نے بھی بخاری کی شرح میں مذکورہ باب کے تحت قراءات کو ثابت کیا ہے۔

[عمدۃ القاري: ۲۰/۲۰،۲۱]

- اِمام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں کتاب فضائل القرآن، باب فی بیان أن القرآن أنزل علی سبعة أحرف کے تحت تقریباً پانچ اَحادیث نقل کی ہیں جو ثبوتِ قراءات پر ان کے مؤقف کی واضح دلیل ہے۔

[۲۷۰ تا ۲۷۴، ۲۸]

- امام نووی رحمہ اللہ نے مسلم کی شرح میں مذکورہ اَبواب کے تحت اِن اَحادیث کی شرح میں قراءات کو ثابت کیا ہے۔[شرح نووي: ۲/۹۸ تا ۱۰۴]
- اِمام ابوداؤد رحمہ اللہ نے سنن ابوداؤد میں کتاب الوتر، باب أنزل القرآن علی سبعة أحرف کے تحت چار اَحادیث نقل کی ہیں جو ثبوتِ قراءات کے حوالے سے ان کے مؤقف کی واضح دلیل ہے۔[۱۴۷۵ تا ۱۴۷۸]

نیز اُنہوں نے حدیث سبعہ اَحرف لانے کے لیے یوں باب قائم کیا ہے۔ أبواب القراءات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، معلوم ہوتا ہے کہ اِمام ابوداؤد رحمہ اللہ کے نزدیک سبعہ اَحرف سے مراد قراءاتِ قرآنیہ ہیں۔

- علامہ ابوطیب محمد شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ نے سنن ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں مذکورہ باب کے تحت ان اَحادیث کی شرح میں قراءات کو ثابت کیا ہے۔[عون المعبود: ۴/۲۴۲ تا ۲۴۶]
- امام ترمذی رحمہ اللہ نے جامع ترمذی میں اَبواب القراء ات کے تحت متعدد اَحادیث نقل کی ہیں جو ثبوت قراءات کے حوالے سے ان کے مؤقف کی صریح دلیل ہیں۔[:۲۹۲۷ تا ۲۹۴۴]
- علامہ عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ نے جامع ترمذی کی شرح تحفة الأحوذی میں مذکورہ اَبواب' ابواب القراء ات' کے تحت قراءات کو ثابت کیا ہے۔[تحفۃ الأحوذی: ۸/۱۹۸ تا ۲۱۴]
- اِمام نسائی رحمہ اللہ نے سنن نسائی میں کتاب الافتتاح، جامع ما جآء فی القرآن کے تحت چھ اَحادیث نقل کی ہیں جو قراءات کے ثبوت کے حوالے سے ان کے موقف کی واضح دلیل ہے۔[۹۳۷ تا ۹۴۲]
- مولانا عطاء اللہ بھوجیانی اَمرتسری رحمہ اللہ نے سنن نسائی کی شرح تعلیقات سلفیہ میں مذکورہ باب کے تحت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراءات کو ثابت کیا ہے۔ [التعلیقات السلفیة علی النسائي: ۱/۱۱۴]

◉ امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''خط اور کتابت کے موافق لغات مختلفہ (یعنی قراءات) کے ساتھ تلاوت کرنے میں وسعت اور گنجائش ہے۔ جسے معروف قراءِ کرام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل صحیح کے ساتھ پڑھا ہے۔'' [شرح السنة: ۲/۵۱۱]

◉ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب 'السنن الکبریٰ' میں سبعہ اَحرف پر متعدد اَحادیث نقل کی ہیں۔

[السنن الکبریٰ للبیهقي: ۲/۳۸۴]

◉ اِمام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے مشکوۃ شریف میں کتاب فضائل القرآن، باب اِختلاف القراءات کے تحت حدیث أنزل القرآن علی سبعة أحرف کو نقل کیا ہے۔

◉ اِمام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مسند احمد میں مختلف مقامات پر تقریباً پینتیس (۳۵) اَحادیث نقل کی ہیں جو ثبوت قراءات کے حوالے سے ان کے مؤقف پر واضح دلیل ہے۔ [مسند احمد: ۵/۱۱۴، ۵/۱۶]

◉ اِمام حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک حاکم میں حدیث أنزل القرآن علی سبعة أحرف کو متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے، جو ثبوتِ قراءات کے حوالے سے ان کے مؤقف کی واضح دلیل ہے۔ [مستدرک حاکم: ۱/۵۵۳، ۲/۲۸۹]

◉ امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب 'مؤطا' میں باب ماجاء فی القرآن کے تحت مذکورہ حدیث کو نقل کیا ہے جو ثبوتِ قراءات کے حوالے سے ان کے مؤقف کی واضح دلیل ہے۔ [مؤطا: ۱/۲۰۱]

◉ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ بات متشابہ میں سے نہیں ہے کہ کوئی آیت دو قراءتوں سے پڑھی گئی ہو اور اسم اِحتمال یا اجمال کی وجہ سے تفسیر کا محتاج ہو، کیونکہ ثابت تو اس سے اسی قدر ہوگا جس کو اسم شامل ہوگا یا تمام ثابت ہوگا اور دو قراءتیں دو آیات کی مانند ہیں دونوں کے موجب پر عمل کرنا ضروری ہے۔'' [الجامع لأحکام القرآن للقرطبي: ۴/۱۱]

◉ نیز فرماتے ہیں:

''پوری ملت اِسلامیہ کا اس پر اجماع ہے کہ جو قراءات ان ائمہ نے رِوایت کی ہیں یا اُنہیں کتابوں میں جمع کیا گیا ہے، تمام قابلِ اعتماد ہیں اور ان کے صحیح ہونے پر ہر زمانہ میں اِجماع چلتا آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا جو ذمہ اُٹھایا تھا وہ پورا ہوا، تمام محققین، فضلاء اور ائمہ سلف مثلاً قاضی ابوبکر بن ابوالطیب رحمہ اللہ اور امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ وغیرہما اس بات کے حامل ہیں۔'' [الجامع لأحکام القرآن: ۱/۴۷]

◉ امام آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اُصول قواعد میں سے ایک یہ ہے کہ دو متواتر قراءتیں جب کسی آیت میں متعارض ہو جائیں تو ان کا حکم دو آیتوں کی طرح ہے۔'' [روح المعانی از آلوسی: ۶/۲۶]

◉ امام ابوحاتم السجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''احادیث میں وارد سبعہ اَحرف سے مراد لغات عرب کی سات وجوہ ہیں۔'' [کتاب المعانی: ۲۲۱]

◉ اِمام رازی رحمہ اللہ (المتوفی: ۶۰۶ھ) فرماتے ہیں:

''جب ہم شعر مجہول سے لغت کے اِثبات کو جواز فراہم کرتے ہیں تو قرآن اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ ہم اکثر نحاۃ کو قرآن مجید میں موجود الفاظ کے بارے میں حیران و ششدر پھرتے دیکھتے ہیں، حالانکہ جب وہ کسی غیر معروف شعر کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطورِ استشہاد پیش کرتے ہیں تو بڑے خوش ہوتے ہیں۔ مجھے ان پر انتہائی تعجب ہوتا ہے حالانکہ مناسب یہ تھا کہ اس شعر کے اِستدلال کے لیے اَلفاظ قرآن (یعنی قراءات) سے اِستشہاد لیتے۔'' [تفسیر رازی: ۱۹۳/۳]

◉ محی السنۃ، ابومحمد الحسین بن سعود البغوی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر 'معالم التنزیل' میں سورۃ الضحیٰ کی تفسیر کے تحت معروف قاری قرآن امام بزی رحمہ اللہ کی تکبیرات کو نقل کیا ہے، جو ثبوتِ قراءات کے حوالے سے ان کے مؤقف کی واضح دلیل ہے۔ [تفسیر معالم التنزیل: سورۃ الضحیٰ]

◉ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں سورۃ الضحیٰ کی تفسیر کے تحت معروف قاری قرآن امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ کے شاگرد امام بزی رحمہ اللہ کی تکبیرات کو نقل کیا ہے۔ جو ثبوتِ قراءات کے حوالے سے ان کے مؤقف کی واضح دلیل ہے۔ [تفسیر ابن کثیر: سورۃ الضحیٰ]

◉ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (المتوفی: ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''ان قراءات کو اہل علم نے کتابوں میں جمع کیا ہے، نماز اور خارج نماز میں ان کی تلاوت کرتے ہیں۔ علماء کے مابین یہ اَمر متفق علیہ ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی ان قراءات (قراءاتِ عشرہ) کا اِنکار نہیں کیا۔''

[فتاویٰ ابن تیمیہ مقدمۃ التفسیر: ۳۹۳/۱۳]

◉ نیز فرماتے ہیں:

''اہل علم میں سے کسی نے بھی قراءات کا اِنکار نہیں کیا، ہاں جس کو قراءات کا علم نہیں یا وہ قراءات اس کے نزدیک ثابت نہیں جیسے بلادِ مغرب کی قراءات، تو ایسے آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس کی تلاوت کرے۔ کیونکہ قراءات سنتِ متبعہ ہیں، جسے پچھلے، اگلوں سے نقل کرتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ جس قراءات کا علم نہیں، اس کا انکار کردیا جائے۔'' [منجد المقرئین: ۱۲۹، ۱۳۰]

◉ نیز فرماتے ہیں:

''اور دوسری قراءت جو کہ ﴿وَأَرْجُلِكُمْ﴾ زیر کے ساتھ ہے، وہ سنتِ متواترہ کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ دو قراءتیں دو آیتوں کی مانند ہوتی ہیں۔'' [مجموع فتاویٰ، کتاب الفقہ: ۱۳۱/۲۱]

◉ علامہ ابن جزری رحمہ اللہ (المتوفی: ۸۳۳ھ) فرماتے ہیں:

''ہمارے اس زمانے میں، جن قراءات میں اِتصال سند، رسم عثمانی سے موافقت اور نحوی وجہ سے مطابقت کی یہ تینوں شرائط پائی جاتی ہیں، وہ قراءاتِ عشرہ ہیں، جن کو پوری اُمت سے تلقی بالقبول حاصل ہے، اور ان قراءاتِ عشرہ کو روایت کرنے والے دس امام ابوجعفر، نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، یعقوب، ابن عامر، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر رحمہم اللہ ہیں۔'' [منجد المقرئین: ۱۶]

◉ نیز فرماتے ہیں:

''ہر وہ قراءات جو عربی کی کسی صورت کے موافق ہو اور مصاحف عثمانیہ میں سے کسی ایک کے مطابق ہو، خواہ احتمالاً ہی ہو اور اس کی سند صحیح ہو تو وہ قراءۃ صحیحہ ہے اس کو ردّ کرنا یا اس کا اِنکار کرنا صحیح نہیں ہے۔'' [النشر: ۹/۱]

◉ اِمام زرکشی رحمہ اللہ (المتوفی: ۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

''یقیناً قراءات توقیفی ہیں اختیاری نہیں، یعنی قراء نے اپنی طرف سے گھڑی نہیں ہیں۔ قراءِ سبعہ کی قراءات کی صحت پر، نیز اس بات پر کہ قراءاتِ سنت متبوعہ ہیں، جن میں اجتہاد کی گنجائش نہیں، اِجماع اُمت منعقد ہو چکا ہے، قراءات سنت ہیں اور نبی کریم ﷺ سے مروی ہیں اور غیر مقبول وجوہ کی تلاوت کرنا جائز نہیں ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[البرھان فی علوم القرآن :۳۲۱/۱]

◉ نیز فرمایا:

''یہ قراءات، جن کو قراءِ سبعہ نے روایت کیا ہے، رسول اللہ ﷺ سے صحیح طور پر ثابت ہیں اور اسی پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا مصحف تحریر کروایا تھا۔'' [البرھان فی علوم القرآن: ۲۲۷/۱]

◉ اِمام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مصحف کے دوگتوں کے درمیان مشہور اَحرف سبعہ پر مشتمل جو چیز تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہے اس کا نام کتاب اللہ ہے۔''

◉ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''متواتر کا اِنکار صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس پر اُمت کا اِجماع ہے۔قراءات کا تواتر ایسے حتمی اُمور میں سے ہے، جن کا جاننا واجب ہے۔'' [الفقہ الأکبر از ملا علی قاری حنفی: ۱۶۷، مجموع فتاویٰ :۳۹۳/۱۳]

◉ نیز فرماتے ہیں:

''جس نے کتاب اللہ کی کسی آیت کا اِنکار کیا، اس میں عیب نکالا یا قراءاتِ متواترہ کا اِنکار کیا یا اس نے یہ گمان کیا کہ وہ قرآن نہیں ہے تو ایسا شخص کافر ہے کیونکہ اس نے ایسی شے کا اِنکار کیا جس پر اجماع ہو چکا ہے۔'' [الفقہ الأکبر: ۱۶۷]

◉ امام ابن حزم رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۵۶ ھ) فرماتے ہیں:

''علماء کا اس بات پر اِجماع کہ جو کچھ قرآن میں ہے وہ حق اور ثابت شدہ ہے۔ اگر کوئی شخص ان قراءات متواترہ میں سے کوئی حرف زیادہ یا کم کرتا ہے یا کسی حرف کو کسی دوسرے حرف سے بدل کر پڑھتا ہے، حالانکہ اس پر حجت قائم ہو چکی ہو کہ وہ قرآن ہے، لیکن پھر بھی وہ شخص عمداً اس کی مخالفت کرتا ہے، تو وہ کافر ہے۔'' [مراتب الإجماع: ۱۸۴]

◉ نیز فرماتے ہیں:

''سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایسے وقت میں خلیفہ بنے کہ جب تمام جزیرۃُ العرب مسلمانوں، قرآنوں، مسجدوں اور قاریوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس طرح مصر، کوفہ اور بصرہ وغیرہ میں اتنے قراء قرآن تھے، جن کا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ کہنا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صرف ایک قراءت پر جمع کیا، تو یہ باطل ہے۔ کیونکہ آپ اس کام پر قادر نہیں ہو سکتے تھے اور نہ ہی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے کا اِرادہ کیا۔ ہاں اُنہوں نے متفق ہوکر چند قرآن لکھے اور ہر سمت ایک ایک بھیج دیا تاکہ اگر وہم کرنے والا وہم کرے اور بدلنے والا بدلنے کی کوشش کرے تو اس متفق علیہ قرآن کی طرف رجوع کرلیا جائے اور یہ کہنا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے چھ حروف مٹا دیئے تھے تو ایسا کہنے والا جھوٹا ہے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایک لحہ بھی اسلام میں نہ رہتے اور اسلام سے خارج ہوجاتے۔ یہ ساتوں حروف ہمارے ہاں موجود ہیں۔ جیسے تھے ویسے ہی قائم ہیں۔ مشہور و معقول اور ماثور قراءات میں محفوظ و ثابت ہیں۔ والحمد للہ رب العلمین۔'' [الملل والنحل: ۲۱۸، ۲۱۹]

نیز (قراءات کے متعلق) نحویوں کے مؤقف پر تعجب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس سے عجیب تر بات کوئی نہیں ہوسکتی کہ اگر اُمراء القیس، زہیر، جریر، حطیئہ، طرماح یا عرب قبائل میں سے اَسد، تمیم یا پورے عرب میں سے کسی کا لفظ شعر یا نثر کی صورت میں مل جائے تو اُسے حتمی لغت بنا لیتے ہیں۔ اس پر کوئی اِعتراض نہیں ہوتا اور اگر زبانوں کے خالق اور ان کے اصل اللہ تعالیٰ کا کلام مل جائے تو اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے، نہ اسے دلیل بناتے ہیں، اس سے پھر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کی جو حیثیت بنائی ہے، اسے بدل دیتے ہیں''۔ [الملل والنحل: ۲۹]

◉ اِمام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’آپﷺ نے اللہ کی اجازت کے ساتھ جو قراءات بھی اَحرف سبعہ میں سے اُمت کو پڑھائیں ہمارے نزدیک صحیح ہیں۔ صحابہ کرام﷢ نے ان قراءات کو پڑھا۔ جب کسی قاری کی قراءات رسم مصحف کے موافق ہو تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ اسے غلط کہیں۔‘‘ [الإبانة:٦٠]

◉ امام ابوعمرو دانی﷫ (المتوفی:۴۴۴ھ) فرماتے ہیں:

’’قراءات سنت متبعہ ہیں ان کو قبول کرنا ہم پر واجب ہے۔‘‘ [منجد المقرئین:۲۴۳]

◉ نیز فرماتے ہیں:

’’اَئمہ قراءات قرآن مجید میں مشہور لغت اور عربی میں قیاس کے مطابق عمل نہیں کرتے، بلکہ جو اثر ثابت ہو، نقل میں صحیح ہو اور روایت سے ثابت ہو تو اسے اختیار کرتے ہیں اور اسے کبھی عربی قیاس یا مشہور لغت کی بنیاد پر ردّ نہیں کرتے، کیونکہ قراءات سنت متبعہ ہے اسے اِختیار کرنا اور اُصول کرنا لازم ہے۔‘‘ [منجد المقرئین: ۲۴۳]

◉ نیز فرماتے ہیں:

’’بلاشبہ قراءِ سبعہ اور ان کے ہم پلہ دیگر اَئمہ کی جملہ قراءات ثابت شدہ ہیں اور ان میں کسی قسم کا شذوذ نہیں ہے۔‘‘

[النشر في القراءات العشر:۱/۳۷]

◉ ابواسحاق زجاج﷫ (المتوفی:۳۲۴ھ) فرماتے ہیں:

’’قراءات سنت متبعہ ہیں۔ کسی قاری کے لیے جائز نہیں کہ وہ کوئی ایسی قراءات پڑھے، جسے صحابہ﷢، تابعین﷭ اور ان قراءِ کرام نے جو مختلف شہروں میں قراءات کے حوالے سے معروف ہیں، نے نہ پڑھا ہو۔‘‘

[معاني القرآن وإعرابه: ۱/۴۸۲]

◉ امام ابن مجاہد﷫ (متوفی:۳۲۴ھ) فرماتے ہیں:

’’وہ قراءات جو آج کل مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ اور شام میں رائج ہیں۔ یہ وہ قراءات ہیں جو انہوں نے پہلوں سے حاصل کی ہیں۔ انہی قراءات کی اِشاعت کے لیے ہر شہر میں ایسے لوگ کھڑے ہوئے جنہوں نے تابعین سے وہ قراءات حاصل کیں جن پر تمام کا اِجماع ہے۔‘‘ [الاعلام:۱/۲۶۱، کتاب السبعہ:۴۹، ۵۲]

◉ ابن خالویہ﷫ (المتوفی:۳۷۰ھ) فرماتے ہیں:

’’میں نے پانچ معروف شہروں کے اَئمہ اَربعہ کی قراءات پر ان کی نقل اور پختگی حفظ کے حوالے سے غور وفکر کیا تو ان اَئمہ کو الفاظ روایت کی اَدائیگی میں امین پایا۔‘‘ [کتاب الحجة:ص ٦١]

◉ امام خطابی﷫ (المتوفی:۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

’’حجاز، شام اور عراق کے قراء میں سے ہر ایک کی مختارہ قراءت کسی نہ کسی ایسے صحابی کی طرف منسوب ہے جس نے یہ قراءت رسول اللہﷺ سے حاصل کی ہو، پورے قرآن مجید میں ایک بھی قراءت اس اصول سے مستثنیٰ نہیں ہے۔‘‘

[الاعلام:۲/۲۷۳]

◉ قاضی ابوالطیب﷫ (المتوفی:۴۰۳ھ) فرماتے ہیں:

’’سیدنا عثمان﷜ کا جمع قرآن کا مقصد محض ابوبکر﷜ کی طرح قرآن مجید کو دو گتوں میں جمع کرنا نہیں تھا۔ بلکہ ان کا مقصد نبی کریمﷺ سے منقول متواترہ معروفہ اور ثابتہ قراءات کو جمع کرنا تھا اور جو قراءات متواترہ نہ تھیں ان سے قرآن کو خالی کرنا تھا۔‘‘ [أبحاث في قراءات القرآن الکریم: ۲۵]

◉ مکی بن اَبی طالب قیسی﷫ (المتوفی:۴۳۷ھ) فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو قراءات ہمارے ہاں ثابت ہیں وہ ساری کی ساری ایسی سنت سے ثابت ہیں جس کا ردّ کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔'' [كتاب التبصرة:٦٠]

◉ امام قشیری رحمہ اللہ (المتوفی:۴۷۵ھ) فرماتے ہیں:

''جو قراءات اَئمہ قراءات نے نقل کی ہیں اور نبی کریم ﷺ سے بطریقِ تواتر ثابت ہیں۔ان کا اِنکار کرنا نبی کریم ﷺ کی تردید کے مترادف ہے۔جس چیز کی آپ ﷺ نے تلاوت کی اس کو ردّ کرنا بھی اسی قبیل سے ہے۔''

[ابراز المعانی:۴۷۵]

◉ امام ابن عطیہ رحمہ اللہ (المتوفی:۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

''قراءات سبعہ بلکہ عشرہ پر متعدد اَعصار واَمصار گذر چکے ہیں۔ان کی نمازوں میں تلاوت کی جاتی تھی کیونکہ یہ اِجماع سے ثابت ہیں۔''[أبحاث قراءات القرآن الكريم:۲۵، المحرر الوجيز لابن عطيه:۹/۱]

◉ علامہ عبدالوھاب سبکی رحمہ اللہ (المتوفی:۷۷۱ھ) فرماتے ہیں:

''قراءات سبعہ جنہیں اِمام شاطبی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ قراءاتِ ثلاثہ، جو ابوجعفر، یعقوب اور خلف العاشر کی قراءات ہیں، یہ متواتر اور دین میں اَٹل حقیقت ہیں۔اگر اَئمہ عشرہ میں سے کوئی بھی کسی حرف کو نقل کرنے میں منفرد ہوا ہے تو وہ حرف بھی دین کی اَٹل حقیقت اور لازمی حصہ ہے کیونکہ وہ حرف بھی آپ پر نازل کردہ حروف میں سے ایک ہے۔'' [أبحاث في قراءات القرآن الكريم: ٢٦]

◉ اِمام ابوشامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے منزل من اللہ حروف سبعہ کا انکار کرنے والے پر کفر کا حکم لگایا ہے۔'' [المرشد الوجیز:۱۴۹]

◉ علامہ ابن عبدالشکور مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں:

''اسانید قراءات بالاجماع صحیح ہیں اور علماء بلکہ اُمت کے ہاں انہیں تلقی بالقبول حاصل ہے۔مزید فرماتے ہیں کہ اگر ان اَسانید کے معارض کوئی سند آجائے تو وہ ناقابل التفات ہے۔قراءِ عشرہ کی اَسانید صحیح ترین ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں اُمت کی طرف سے شرف قبولیت بھی حاصل ہے۔''[فواتح الرحموت:۱/۲]

◉ امام سرخسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جان لو! کتاب اللہ سے مراد وہ قرآن ہے جو اللہ کے رسول ﷺ پر نازل کیا گیا ہے، مصاحف کے دوگتوں کے درمیان لکھا گیا ہے اور ہم تک معروف اَحرف سبعہ کے ساتھ پہنچا ہے۔''[اصول السرخسی:۲۷۹]

◉ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس دور میں ان معروف اَئمہ قراءات سے صحیح ثابت قراءات پر مسلمانوں کا اِجماع ہو چکا ہے۔ان اَئمہ کرام نے علم قراءات پر متعدد کتب لکھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے حفاظت قرآن کا وعدہ پورا ہوگیا ہے۔ قاضی ابوبکر الطیب رحمہ اللہ اور امام طبری رحمہ اللہ جیسے اَئمہ متقدمین اور فضلا محققین کا اس قول پر اتفاق ہے۔''[المحرر الوجيز:۴۹/۱]

◉ شیخ عبدالخالق عضیمۃ فرماتے ہیں:

''قرآن مجید خواہ متواتر ہو یا غیر متواتر عربیت میں ویسے ہی حجت ہے جیسے قراءاتِ شاذہ، جن میں تواتر کی شرائط اگرچہ مفقود ہیں، لیکن چونکہ ثقہ کے واسطے سے ہم تک پہنچی ہیں لہٰذا لغت اور اسلوب لغت کے معاملہ میں اس کی شان یا حیثیت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔کیونکہ علماء کا اِتفاق ہے کہ لغت میں خبرِ واحد بھی کافی ہے۔''

[دراسات لاسلوب القرآن:۲/۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ اِمام قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
’’ہمیشہ سے اہل علم کا یہ معمول رہا ہے کہ، ایسا حرف جسے کوئی قاری پڑھتا ہے، سے ایسے مسائل اَخذ کرتے رہے ہیں جو دوسری قراءت میں نہیں پائے جاتے۔ سوقراءات فقہاء کے نزدیک اِستنباط مسائل کے لیے حجت ہیں، علماء کرام ان قراءات سے حصول صراط مستقیم کے لیے راہنمائی حاصل کرتے تھے۔‘‘ [لطائف الارشادات: ۱؍۱۷۱]

◉ شیخ زکریا انصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
’’قراءسبعہ سے منقول قراءاتِ سبعہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک بطریق تواتر پہنچی ہیں۔‘‘
[غاية الوصول شرح لب الأصول: ۳۴]

◉ ابن ساعاتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
’’قراءات سبعہ متواترہ ہیں، جیسا کہ مٰلِكِ اور مَلِكِ۔‘‘ ہاں قرآن کا بعض حصہ غیر متواتر ہے
[بدیع النظام از ابن ساعاتی: ۵۶]

◉ قراءات محکمہ پر مبرد کے تعاقب میں اِمام حریری رحمہ اللہ (المتوفی: ۵۱۶) فرماتے ہیں:
’’یہ بات بالکل مبرد کا تساہل اور فضول اَمر ہے، کیونکہ یہ قراءات تو سبعہ متواترہ میں سے ہے۔ اسی طرح بعض نحوی اس غلطی فہمی کا شکار ہوتے ہیں، جن کے ہاں قراءات غیر متواترہ ہیں کہ جیسے چاہو اپنی مرضی سے پڑھ لو، تو یہ مذہب اور نظریہ باطل اور ناقابل التفات ہے۔‘‘ [درة الغواص: ۹۵]

◉ علامہ ابن منیر رحمہ اللہ (المتوفی: ۶۳۳ھ) فرماتے ہیں:
’’ہمارا مقصود یہ نہیں ہے کہ قواعد عربیہ کو سامنے رکھتے ہوئے قراءات کو صحیح کریں بلکہ ہمارا مطلوب تو یہ ہے کہ قراءات کو سامنے رکھتے ہوئے قواعد عربیہ کی تصحیح کی جائے۔‘‘ [الانتصاف على الكشاف: ۱؍۴۷]

◉ اِمام دمامینی رحمہ اللہ (المتوفی: ۸۲۷) نحاۃ کا ردّ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
’’ناقلین قراءات کی تعداد، اَقوال واَشعار عربی نقل کرنے والوں سے کم نہیں ہے۔ یہ غیر معروف ناقلین سے تو منقول شیٔ کو قبول کر لیتے ہیں، تو جسے ثقہ لوگ نقل کریں اس کو بالاولی قبول کرنا چاہئے۔‘‘ [المواهب الفتحية: ۱؍۵۴]

◉ ابو الولید الباجی مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
’’اگر یہ کہا جائے کہ کیا آپ کا قول یہ ہے کہ سبعہ اَحرف مصحف میں آج بھی موجود ہیں؟ کیونکہ آپ کے نزدیک ان کی قراءات جائز ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ جی ہاں! ہمارا قول یہی ہے اور اس کی صحت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾ [الحجر: ۹] اور قرآن کو اس کی قراءات سے الگ کرنا ممکن نہیں ہے کہ قرآن تو محفوظ رہے اور اس کی قراءات ختم ہو جائیں۔‘‘ [المنتقى: ۱؍۳۴۷]

◉ علامہ سعدی ابو حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
’’جس شخص نے قراءات مرویہ متواترہ محفوظہ کے علاوہ قرآن میں ایک حرف زیادہ یا کم کیا یا ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دیا، حالانکہ اس پر حجت قائم ہو چکی ہو کہ وہ قرآن ہے، تو وہ بالاجماع کافر ہے۔‘‘
[موسوعة الإجماع في الفقه الاسلامي: ۳؍۹۰۳]

◉ مزید فرماتے ہیں:
’’اہل اِسلام میں سے دو بندوں کا بھی اختلاف نہیں ہے کہ یہ قراءتیں صحیح وحق ہیں، سب کی سب قطعی ویقینی ہیں، اُمت مسلمہ کی نقل کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی ہوئی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام اور اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے بیان کی ہیں۔‘‘ [موسوعة الإجماع في الفقه الإسلامي: ۳؍۹۰۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ علامہ دمیاطی علم قراءات کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''علم قراءات وہ علم ہے جس میں کتاب اللہ کے ناقلین کا اِتفاق و اِختلاف جانا جاتا ہے جو کہ حذف، تحریک، اِسکان، فصل وصل کے قبیل سے ہو اور نطق کی کیفیت و اِبدال وغیرہ بھی جو کہ سماع پر موقوف ہو۔'' [اتحاف فضلاء البشر: ۵]

◉ علامہ عبدالفتاح القاضی رحمہ اللہ علم قراءات کی تعریف میں فرماتے ہیں:

''قراءات کا علم وہ ہے جس میں کلماتِ قرآنیہ کے نطق کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور کلمات قرآنیہ کی اِتفاقی و اِختلافی اَدا کا طریقہ کار معلوم کیا جاتا ہے، لیکن ہر وجہ کی نسبت اس کے قائل (محمد ﷺ) کی طرف ہوتی ہے۔'' [البدور الزاهرة: ۷]

◉ ڈاکٹر عبدالهادی الفضلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''علم القراءات وہ علم ہے جس سے قرآنی اَلفاظ کی وہ اَدائیگی معلوم ہوتی ہے جو کہ آپ ﷺ نے کی ہے۔''

[کتاب قراء ات القرآن: ۵٦]

◉ اِمام سیوطی رحمہ اللہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''قراءات سنت متبعہ (سنت متواترہ) ہے جسے بعد میں آنے والے متقدمین سے حاصل کرتے ہیں۔''

[الاتقان في علوم القرآن: ۷۵/۱]

◉ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کا اس اَمر پر اجماع ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید سے قصداً ایک حرف ناقص کیا یا ایک حرف دوسرے حرف سے بدلا یا اِجماع امت سے ثابت ہونے والے مصحف پر ایک حرف کی زیادتی کی تو وہ کافر ہے۔''

[الشفاء في التعريف بحقوق المصطفى: ۲/ ٦٤٧-٦٦٤]

◉ ابن خلدون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'' قرآن اللہ کا کلام ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا۔ دفتین کے درمیان لکھا ہوا ہے اور اُمت میں متواتر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے بعض (جو سب اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہیں) اَلفاظ اور مختلف لہجات کے ساتھ روایت کیا اور نقل کیا ہے اور بالآخر اَداء و مخارج کے اِعتبار سے سات قراءتیں مقرر ہوگئیں، جن کی نقل متواتر ہوتی آئی اور ہر قراءات پر ایک جم غفیر کی روایت نے شہرت پائی اور اصولاً سات قراءتیں معروف ہوئیں اور سات کے علاوہ بھی کچھ قراءات لاحق ہوئیں جو اتنی قابل اعتماد نہیں۔ البتہ سات قراءات کتب میں معروف ہیں۔'' [مقدمة ابن خلدون]

◉ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سبعہ اَحرف سے مراد (پڑھی جانے والی) سات وجوہ ہیں کہ جو الفاظ (یعنی تلفظ و اَدا اور نطق میں) مختلف ہیں اور معانی میں متفق ہیں۔'' [عون المعبود: ۵۵۰/۱]

◉ امام خلیل الفراهیدی النحوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سبعہ اَحرف سے مراد قراءات ہیں۔'' [البرهان فى علوم القرآن: ۲۱۴/۱]

◉ اِمام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''حدیث میں سبعہ اَحرف سے مراد، اَداء کلمات کی کیفیت ہے، جیسے اِدغام، اِظہار، تفخیم، ترقیق اِمالہ، مدوقصر۔ کیونکہ عربوں کے ہاں مختلف لغات تھیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اجازت دے دی کہ جو ان کی لغات کے موافقت ہو وہ پڑھیں، تاکہ ان کی زبانوں پر آسانی ہو۔'' [عون المعبود: ۵۴۹/۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ علامہ سندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سبعہ اَحرف سے مرادسات مشہور فصیح لغات ہیں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو مصاحف میں جمع کیا تاکہ لوگ اختلاف میں نہ پڑھیں، اور قرآن مجید کی تکذیب نہ کریں۔'' [عون المعبود: ۶۵۰/۱]

◉ مکی بن اَبی طالب قیسی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

''بے شک وہ سبعہ اَحرف جن پر قرآن نازل ہوا ہے وہ متفرق لغات ہیں جو قرآن مجید میں موجود ہیں۔'' [الإبانة: ۷۱]

◉ مولانا عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اَہل عرب کو اس بات کی اجازت دے دی گئی کہ قراء ات کا جو اختلاف نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، وہی پڑھا جائے۔ اس میں عموم نہیں تھا بلکہ اس کے لیے تھا جس کو نبی کریم ﷺ نے اجازت دی۔ اکثر اَئمہ سلف و خلف اسی پر ہیں۔'' [تحفة الأحوذی: ۵۵۱/۱]

◉ اِمام ابن الانباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر اہل عرب ایک لغت پر قرآن مجید پڑھتے تو ان پر یہ اَمر مشکل تھا اور اس طرح ان کو ایک حرف پر مجبور کرنا فتور کا سبب بن جاتا۔'' [عون المعبود: ۵۵۰/۱]

◉ امام مالک رحمہ اللہ امام نافع رحمہ اللہ کی قراء ات کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اَہل مدینہ کی قراء ت سنت ہے۔'' [احسن الاثر: ۱۲]

◉ اِمام اَحمد بن حنبل رحمہ اللہ سے جب ان کی پسندیدہ قراء ت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اَہل مدینہ یعنی اِمام نافع رحمہ اللہ کی قراء ت کی طرف اِشارہ کیا۔ [طبقات القراء از ابن جزری: ۳۱۶/۱]

◉ امام ابن العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''دو قراء ات دو آیات کی مانند ہیں، ان دونوں پر عمل کرنا واجب ہے۔'' [أحكام القرآن لابن العربی: ۱۴۹/۱]

◉ امام ابن حاجب رحمہ اللہ (المتوفی: ۶۴۶ھ) فرماتے ہیں:

'' قراء اتِ سبعہ متواتر ہیں، اگر یہ متواتر نہ ہوں تو قرآن مجید کا بعض حصہ غیر متواتر بن جائے گا۔ جیسے مَلِكِ اور مَالِكِ وغیرہ اور ان دونوں قراء ات میں سے کسی ایک کی تخصیص کرنا باطل فیصلہ ہے کیونکہ دونوں ہی برابر ہیں۔''

[منتهى الوصول والأمل: ۲۴]

◉ امام شوکانی رحمہ اللہ (المتوفی: ۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

''حاصل کلام یہ ہے کہ جس چیز پر مصحف شریف مشتمل ہے اور مشہور قراءِ کرام اس پر متفق ہیں تو وہ قرآن ہے اور جس شیٔ میں ان کا اختلاف ہوا ہے اس کی دو صورتیں ہیں:

① مصحف کا رسم دونوں مختلف قراء توں کا احتمال رکھتا ہے اور یہ دونوں قراء تیں اعرابی وجہ اور معنی کے مطابق ہیں۔ تو یہ سب بھی قرآن ہے۔

② اگر مصحف کا رسم ایک کا احتمال رکھے اور دوسری قراء ت کا احتمال نہ رکھے تو پھر دو صورتیں ہیں:

الف: اگر اس غیر محتمل قراء ت کی سند صحیح ہے اور وہ اعرابی وجہ اور معنی عربی کے موافق ہے تو پھر وہ قراء اتِ شاذ ہے۔

ب: اور اگر اس غیر محتمل قراء ت کی سند بھی صحیح نہ ہو تو پھر وہ قرآن نہیں ہے اور نہ ہی اس کو خبر واحد کے درجہ میں رکھا جائے گا۔'' [إرشاد الفحول إلى تحقيق الحق من علم الأصول: ۸۲/۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ نیز فرماتے ہیں:

''کتاب اللہ کی تعریف یہ ہے کہ اس سے مراد وہ کلام ہے جو کہ نبی کریمﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔ مصاحف میں لکھا گیا ہے اور ہم تک تواتر سے منقول ہے۔ ہم تک تواتر سے منقول ہونے کی شرط سے قراءاتِ شاذہ نکل گئی ہیں اور اس ساری بحث کا حاصل کلام یہ ہے کہ جس پر مصاحف مشتمل ہیں اور معروف قراء کا اس پر اتفاق ہو وہ قرآن ہے۔''

[إرشاد الفحول:۴۶،۴۷]

◉ امام ابوبکر الجصاص رحمہ اللہ ایک آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اور یہ دونوں قراءتیں ایسی ہیں کہ قرآن مجید ان دونوں کے ساتھ نازل ہوا ہے اور اُمت نے ان کو رسول اللہﷺ سے حاصل کیا ہے۔'' [أحکام القرآن للجصاص:۳۴۵/۳]

◉ علامہ قنوجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''دو قراءتیں دو آیتوں کی مانند ہیں، تو جس طرح ایسی دو آیتوں کے درمیان تطبیق کرنا ضروری ہے، جن میں سے ایک آیت کسی زائد معنی پر مشتمل ہو، اسی طرح دو قراءتوں میں بھی تطبیق وجمع کرنا واجب ہے۔'' [نیل المرام:۵۲]

◉ نحو کے مشہور و معروف امام، اِمام سیبویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سنت ہونے کی وجہ سے قراء کی مخالفت نہیں کی جائے گی۔'' [الکتاب :۷۴/۱]

◉ ابن خالویہ رحمہ اللہ (المتوفی :۳۷۰ھ) فرماتے ہیں:

''تمام لوگوں کا اس اَمر پر اجماع ہے کہ جب کوئی لغت قرآن مجید میں آجاتی ہے تو وہ غیر قرآن سے زیادہ فصیح ہے۔ اس میں اختلاف نہیں ہے۔'' [کتاب الحجة لابن خالویه:۶۱]

◉ امام قشیری رحمہ اللہ (المتوفی:۴۷۵ھ) بعض قراءات پر اعتراض کرنے والے زجاج کا تعاقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ائمہ دین کے نزدیک ایسا کلام مردود ہے، کیونکہ ائمہ قراء نے جو قراءات پڑھی ہیں وہ نبی کریمﷺ سے ثابت شدہ ہیں، جس نے ان قراءات کو ردّ کیا، تحقیق اس نے نبی کریمﷺ کو ردّ کیا اور ان کی قراءات کو ناپسند کیا، ایسا کرنا جرم ہے۔ اس مسئلہ میں ائمہ نحو اور لغت کی تقلید نہیں کی جائے گی۔'' [إبراز المعاني لابن شامة:۲۷۵]

◉ نیز فرمایا:

''ایک قوم نے کہا یہ ناپسندیدہ اور محال ہے کیونکہ نبی کریمﷺ سے کوئی قراءات تواتر کے ساتھ ثابت ہو جائے تو وہی فصیح ہے نہ کہ قبیح۔'' [جامع أحکام القرآن للقرطبي:۹۳/۷]

◉ اِمام حریری رحمہ اللہ (المتوفی:۵۱۶ھ) قراءات پر اعتراض کرنے والے مبرد نحوی کا تعاقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس کی یہ بات مردود اور بڑی حماقتوں میں سے ہے، یہ قراءات متواتر، سبعہ قراءات میں سے ہے۔ تحقیق وہ اور اس جیسے دیگر نحوی ہلاکت میں گر گئے جن کے نزدیک قراءاتِ سبعہ غیر متواتر ہیں اور قرآن مجید رائے کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔ یہ باطل مذہب اور غلط سوچ ہے۔'' [درة الفواصل:۹۵]

◉ امام ابو حیان رحمہ اللہ، ائمہ کے ہمزہ میں ابدال والی قراءات کو لحن قرار دینے والے زمخشری رحمہ اللہ [الکشاف:۱۴۲/۲] کا تعاقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ لحن کیسے ہو سکتا ہے؟ حالانکہ بصرہ کے نحویوں کے سردار امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ، مکہ کے قاری امام ابن کثیر رحمہ اللہ اور مدینۃ الرسولﷺ کے قاری امام نافع رحمہ اللہ نے اسی طرح پڑھا ہے۔'' [البحر المحیط:۱۵/۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ نیز امام حمزہ رحمہ اللہ کی ایک قراءات کا دفاع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’یہ رسول اللہ ﷺ سے مروی متواتر قراءات ہے، اُمت کے اَسلاف نے اس کے موافق پڑھا ہے۔ اَکابر قراء صحابہ کرام جیسے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سب سے بڑے قاری سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اسی طرح پڑھا ہے۔‘‘ [البحر المحیط:۱۵۷/۳]

◉ علامہ تفتازانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’قراءاتِ سبعہ متواترہ ہیں، ان پر اعتراض کرنا جائز نہیں، مناسب یہ ہے کہ ان کے ذریعہ مخالف کے قول کی تضعیف و تردید کی جائے اور قراءات کو نحو کے قاعدہ شاذہ کے وقوع و جواز کا شاہد و مستدل قرار دیا جائے۔‘‘

[شرح الشاطبیة علی القراءات السبعة:۵۹]

◉ امام ابن الصلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’جس قراءت کی تلاوت کی جائے اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کا قرآن ہونا نبی کریم ﷺ سے متواتر طریق پر منقول ہو، وہ قراءات ہر زمانہ میں مشہور و شائع رہی ہو اور اس کو اُمت نے شرف قبولیت بخشا ہو، جیسے مروّجہ قراءاتِ سبعہ ہیں۔ کیونکہ قراءات میں معتبر شیٔ وہ ہوگی جو قطعیت اور یقین سے ثابت ہو۔‘‘ [فتاویٰ ابن الصلاح:۲۳۲/۱]

◉ اِمام ابوالفضل رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’تینوں اَرکان کی جامع قراءات (قراءاتِ عشرہ) منجملہ سبعہ اَحرف کے ہیں۔‘‘

[النشر في القراءات العشر:۴۴/۱]

◉ امام ابن عابدین شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’جو مصاحف سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے شہروں کی جانب روانہ کئے تھے، ان پر ائمہ عشرہ متفق الروایت ہیں۔ یہ حصہ مجموعی، تفصیلی اور افراد و جزئیات یعنی اتفاقی و اختلافی ہر دو قسم کے الفاظ کے لحاظ سے متواتر ہے۔ پس سبعہ سے اوپر عشرہ تک قراءاتِ شاذہ نہیں ہیں، بلکہ شاذہ وہ ہیں جو ماوراء العشر ہیں، یہی بات صحیح ہے۔‘‘ [فتاویٰ شامی:۳۵۹/۱]

◉ علامہ سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’صحیح بات یہ ہے کہ عشرہ کے علاوہ دیگر قراءتیں شاذ ہیں اور ابوجعفر، یعقوب اور خلف کی تین قراءتوں کو غیر متواتر کہنا اِنتہائی گرا ہوا قول ہے۔ جس شخص کی بات کا دین میں اعتبار کیا جاتا ہے وہ ہرگز ایسی بات نہیں کہہ سکتا اور یہ تینوں قراءات بھی مصحف عثمانی کے رسم کے موافق ہیں۔‘‘[النشر في القراءات العشر:۴۵/۱]

◉ علامہ قاضی عبدالوہاب ابونصر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’الحمدللہ وہ قراءات سبعہ جن پر شاطبی نے اِنحصار کیا ہے، نیز ابوجعفر رحمہ اللہ، یعقوب رحمہ اللہ اور خلف رحمہ اللہ کی قراءات بھی متواتر اور دین کی اَٹل حقیقت ہیں۔‘‘[النشر في القراءات العشر:۴۶/۱]

◉ امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’میں نے قراءِ سبعہ اور ابوجعفر و یعقوب کی قراءات اس لیے بیان کی ہیں کہ ان کی تلاوت جائز ہونے پر تمام لوگوں کا اتفاق ہے۔‘‘[مقدمة تفسیر بغوی:۳۸/۱]

◉ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’ان قراءات کی اَسانید متصلہ اور ان کے رجال ثقات ہیں۔‘‘[تفسیر قرطبي:۷۳/۱]

◉ ابو محمد مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’جن قراء ات میں صحت سند، موافقت عربیت اور موافقت رسم، یہ تینوں شرائط پائی جائیں گی اس کے نزول من اللہ کی قطعی تصدیق کی جائے گی اور اس کے منکر کو کافر قرار دیا جائے گا۔‘‘[النشر الکبیر:۱۴/۱]

◉ حسن ضیاء الدین عتر فرماتے ہیں:

’’چونکہ سبعہ اَحرف پر اِنزال قرآن کی اَحادیث متواتر ہیں، اس بناء پر تواتر کے علم کے باوجود سرے سے سبعہ اَحرف ہی کا اِنکار کردینا بلاشبہ کفر ہے۔‘‘[الأحرف السبعة و منزلة القراءات منها:۱۰۱]

◉ مصر کے علماء متاخرین میں سے مشہور محقق علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ (المتوفی:۱۳۷۱ھ) فرماتے ہیں:

’’پہلی رائے (کہ موجودہ قراء ات ایک ہی حرف کی مختلف شکلیں ہیں) ان حضرات کی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ سات حروف اِبتداء اِسلام میں تھے، پھر عرضۂ اَخیرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں منسوخ ہوگئے اور اَب صرف ایک حرف ہی رہ گیا ہے۔ نیز یہی رائے ان حضرات کی بھی ہے جو کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو ایک حرف پر جمع کیا تھا اور مصلحت کی وجہ سے باقی چھ حروف کی قراء ت روک دی تھی۔ حافظ ابن جریر رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے اور بہت سے لوگ ان سے مرعوب ہوکر ان کے پیچھے لگ گئے۔ لیکن دَرحقیقت یہ ایک خطرناک اور بڑی سنگین رائے ہے اور علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے ’الأحکام‘ اور ’الفصل‘ میں اس پر بڑی سخت نکیر کی ہے۔ جس کا انہیں حق تھا اور دوسری رائے (کہ موجودہ قراء اتِ سبعہ اَحرف ہیں) ان حضرات کی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہی وہ حروف ہیں جو عرضۂ اَخیرہ کے مطابق محفوظ چلے آئے ہیں۔‘‘[مقالات الکوثر:۲۰،۲۱]

◉ دکتور سامی عبدالفتاح ہلال فرماتے ہیں:

’’صدر اوّل سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب تک کوئی قراء ت نقل تواتر سے ثابت نہیں ہوجاتی اس وقت تک نہ تو اسے مصحف میں لکھا جاسکتا ہے اور نہ ہی بطور قرآن اس کی تلاوت کرنا جائز ہے۔‘‘
[محاضرات في القراءات الشاذة:۳،۴]

◉ شیخ سعید اَفغانی فرماتے ہیں:

’’قرآن مجید کے تمام قراء ات ہم تک صحتِ سند کے ساتھ پہنچی ہیں، یہ ایسی دلیل ہیں جن کا کوئی مدمقابل نہیں ہے اور ان قراء ات کے طریقۂ اَدائی بھی اسی قبیل سے ہیں۔‘‘[أصول النحو: ۲۸،۲۹]

◉ شیخ زکریا اَنصاری فرماتے ہیں:

’’قراء اتِ سبعہ جو قراءِ سبعہ سے منقول ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک بطریق تواتر پہنچی ہیں۔‘‘
[غایۃ الوصول شرح لب الأصول:۳۴]

◉ ابن اَبی شریف نے لکھا ہے:

’’سروجی حنفی نے اہل سنت والجماعت سے قراء اتِ سبعہ کا تواتر نقل کیا ہے۔‘‘[الدر اللوامع از ابن ابی شریف:۸۷]

◉ سید محمد الطباطی، جو کہ اِمامیہ شیعہ کے بہت بڑے عالم ہیں، فرماتے ہیں:

’’علماء نے قراء اتِ سبعہ پر تواتر نقل کیا ہے اور مطلق طور پر قراء اتِ سبعہ کے تواتر کے قائلین میں سے علامہ ابن المطہر رحمہ اللہ، ابن فہد رحمہ اللہ، محدث حرملی رحمہ اللہ اور فاضل جواد رحمہ اللہ وغیرہ ہیں۔‘‘[مفاتیح الأصول از طباطی]

◉ ابن نجیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اگر ہم قراء اتِ سبعہ میں غور وفکر کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر قراء ت، متواترہ مشہورہ اور (علماء فن کے ہاں) مقبولہ ہے، نسل درنسل لوگوں نے ان کو نقل کیا اور یہ قراء ات مصحف عثمانی کے موافق ہیں۔‘‘[فتح الغفار از ابن نجیم:۸۷/۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ قاضی عبدالجبار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لوگوں کو مصحف عثمانی پر جمع کیا اور اُنہوں نے منزل من اللہ متواتر قراءات میں سے کچھ بھی ہم تک پہنچنے سے نہیں روکا۔ قراءات متنوعہ ثبوت کے اِعتبار سے متواتر ہیں جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور صحیح ترین قراءات کا علم حاصل کرنا ہم پر واجب ہے۔‘‘ [المغنی از قاضی عبدالجبار:۵۹]

◉ اَحمد الونشریشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’ہم سب پر واجب ہے کہ منقول قراءات متواترہ پر ایمان لائیں، یہ بات دینی اور عقلی طور پر ناممکن ہے کہ ان میں تصحیف یا تحریف ہوتی ہو۔‘‘ [المعیار المعرب:۸۷]

◉ نواب صدیق الحسن خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اَہل اصول کا دعویٰ ہے کہ تمام قراءاتِ سبعہ، بلکہ عشرہ متواترہ ہیں۔‘‘ [حصول المامون از صدیق حسن:۳۵]

◉ سعودی عرب کے نامور عالم دین اور مفتی اَعظم شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اپنے متعدد فتاویٰ میں قراءات کو ثابت کیا ہے۔ [فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ:۱۰/۴، ۱۳/۴، ۳۹۴/۶]

◉ محدث العصر علامہ حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ’دوام حدیث‘ میں قراءات کو ثابت کیا ہے اور ان پر گفتگو کی ہے۔ [دوام حدیث:۱۱۳/۱تا ۱۱۹]

◉ پاکستان کے معروف عالم دین محمد اِبراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ نے اپنے ایک مضمون ’قرآن مجید اور فن تجوید‘ میں قراءات پر گفتگو کی ہے۔ جو اِثبات قراءات کے حوالے سے ان کے مؤقف کی واضح دلیل ہے۔

[ہفت روزہ اہلحدیث، قرآن مجید اور فن تجوید: ص ۷ تا ۱۳، شمارہ نمبر ۴۵، جلد نمبر ۳۷۔ ۲۴ نومبر ۲۰۰۶ء]

◉ پاکستان کے معروف عالم دین علامہ اِحسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے بھی اپنے ایک مضمون ’فن قراءات اور اس کی ضرورت‘ میں قراءات کو ثابت کیا ہے۔

[ماہنامہ والضحیٰ، ’فن قراءات اور اس کی ضرورت‘، ص ۳۴، جلد نمبر ۱۴۔ ستمبر اکتوبر ۲۰۰۴ء، شمارہ نمبر ۹، ۱۰]

◉ امام البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ’صفة صلاة النبی ﷺ‘ کے صفحہ ۹۰ پر مَالِكِ کی قراءات بیان کی ہیں جو اِثبات قراءات کے حوالے سے ان کے مؤقف کی دلیل ہے۔ [صفۃ صلاۃ النبی:۹۰]

◉ علامہ عبدالرحمن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں قراءات کو نقل کیا ہے۔

[تفسیر سعدی:۶۵۶/۱، المائدۃ:۶]

◉ مولانا حنیف ندوی رحمہ اللہ نے اپنے ایک مضمون میں قراءات کے اِثبات کی طرف اِشارہ کیا ہے۔

[ماہنامہ المعارف لاہور، جلد نمبر ۸۔ اگست و ستمبر ۱۹۷۵ء، صفحہ ۱۷ تا ۱۹]

◉ مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر ’معارف القرآن‘ کے مقدمہ میں قراءات کے حوالے سے گفتگو کی ہے:

’’میں نے اپنی اس تفسیر میں قراءات کی مختلف وجوہ کو بھی بیان کیا ہے۔‘‘ [مقدمہ معارف القرآن:۶۹/۱]

◉ جماعت اسلامی پاکستان کے بانی و سابق اَمیر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ بھی ایک سوال کے جواب میں اختلاف قراءات کی بھرپور توثیق کی ہے۔ اور ان کا یہ فتویٰ ترجمان القرآن میں چھپ چکا ہے۔

[ترجمان القرآن: جون ۱۹۵۹ء]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ متواترہ پر اِجماعِ اُمت

مذکورہ اَقوال میں سے بعض 'قراءاتِ متواترہ پر اِجماع اُمت' اور 'منکر قراءات کے حکم' سے متعلقہ ہیں فائدے کی غرض سے ان اَقوال کو مکرر ایک جگہ اکٹھا بیان کیا جاتا ہے مثلاً:

◉ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''پوری ملت اِسلامیہ کا اس پر اجماع ہے کہ جو قراءات ان ائمہ نے روایت کی ہیں یا انہیں کتابوں میں جمع کیا گیا ہے، تمام قابل اِعتماد ہیں اور ان کے صحیح ہونے پر ہر زمانہ میں اجماع چلتا آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا جو ذمہ اٹھایا تھا وہ پورا ہوا، تمام محققین، فضلاء اور ائمہ سلف مثلاً قاضی ابوبکر بن ابوالطیب رحمہ اللہ اور امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ وغیرہما اس بات کے حامل ہیں۔'' [الجامع لاحکام القرآن:۱/۴۷]

◉ اِمام زرکشی رحمہ اللہ (المتوفی:۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

''یقیناً قراءات توقیفی ہیں اختیاری نہیں، یعنی قراء نے اپنی طرف سے گھڑی نہیں ہیں۔ قراءِ سبعہ کی قراءات کی صحت پر، نیز اس بات پر کہ قراءات سنت متبوعہ ہیں، جن میں اجتہاد کی گنجائش نہیں، اِجماع اُمت منعقد ہوچکا ہے، قراءات سنت ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں اور غیر مقبول وجوہ کی تلاوت کرنا جائز نہیں ہے۔''

[البرھان فی علوم القرآن للزرکشی: ۱/۳۲۱]

◉ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''متواتر کا اِنکار صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس پر اُمت کا اجماع ہے۔ قراءات کا تواتر اَیسے حتمی اُمور میں سے ہے، جن کا جاننا واجب ہے۔'' [الفقہ الأکبر:۱۶۷، مجموع فتاویٰ:۱۳/۳۹۳]

◉ امام ابن حزم رحمہ اللہ (المتوفی:۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''علماء کا اس بات پر اِجماع ہے کہ جو کچھ قرآن میں ہے وہ حق اور ثابت شدہ ہے۔ اگر کوئی شخص ان قراءاتِ متواترہ میں سے کوئی حرف زیادہ یا کم کرتا ہے یا کسی حرف کو کسی دوسرے حرف سے بدل کر پڑھتا ہے، حالانکہ اس پر حجت قائم ہوچکی ہو کہ وہ قرآن ہے، لیکن پھر بھی وہ شخص عمداً اس کی مخالفت کرتا ہے، تو وہ کافر ہے۔'' [مراتب الاجماع:۱۸۴]

◉ امام ابن مجاہد رحمہ اللہ (متوفی:۳۲۴ھ) فرماتے ہیں:

''وہ قراءات جو آج کل مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ اور شام میں رائج ہیں۔ یہ وہ قراءات ہیں جو انہوں نے پہلوں سے حاصل کی ہیں۔ انہی قراءات کی اِشاعت کے لیے ہر شہر میں ایسے لوگ کھڑے ہوئے جنہوں نے تابعین سے وہ قراءات حاصل کیں جن پر تمام کا اِجماع ہے۔'' [الاعلام:۱/۲۶۱، کتاب السبعہ:۴۹،۵۲]

◉ امام ابن عطیہ رحمہ اللہ (المتوفی:۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

''قراءاتِ سبعہ بلکہ عشرہ پر متعدد اَعصار و اَمصار گذر چکے ہیں۔ ان کی نمازوں میں تلاوت کی جاتی تھی کیونکہ یہ اجماع سے ثابت ہیں۔'' [ابحاث قراءات القرآن الکریم:۲۵، المحرر الوجیز لابن عطیہ:۱/۹]

◉ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس دور میں ان معروف اَئمہ قراءات سے صحیح ثابت قراءات پر مسلمانوں کا اِجماع ہوچکا ہے۔ ان اَئمہ کرام نے علم قراءات پر متعدد کتب لکھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے حفاظت قرآن کا وعدہ پورا ہوگیا ہے۔ قاضی ابوبکر الطیب رحمہ اللہ اور امام طبری رحمہ اللہ جیسے اَئمہ متقدمین اور فضلا محققین کا اس قول پر اتفاق ہے۔'' [المحرر الوجیز:۱/۴۹]

◉ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مسلمانوں کا اس اَمر پر اجماع ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید سے قصداً ایک حرف ناقص کیا یا ایک حرف دوسرے حرف سے بدلا یا اِجماع اُمت سے ثابت ہونے والے مصحف پر ایک حرف کی زیادتی کی تو وہ کافر ہے۔''
[الشفاء فی التعریف بحقوق المصطفیٰ:۲/۲۶۴-۲۶۷]

◉ ابن خالویہ رحمہ اللہ (المتوفی:۳۷۰ھ) فرماتے ہیں:
''تمام لوگوں کا اس اَمر پر اِجماع ہے کہ جب کوئی لغت قرآن مجید میں آجاتی ہے تو وہ غیر قرآن سے زیادہ فصیح ہے۔ اس میں اختلاف نہیں ہے۔''[کتاب الحجة لابن خالویه:۶۱]

◉ علامہ ابن عبدالشکور مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں:
''اَسانید قراءات بالاجماع صحیح ہیں اور علماء بلکہ اُمت کے ہاں انہیں تلقی بالقبول حاصل ہے۔مزید فرماتے ہیں کہ اگر ان اَسانید کے معارض کوئی سند آجائے تو وہ ناقابل التفات ہے۔قراءِ عشرہ کی اَسانید صحیح ترین ہونے کے ساتھ ساتھ اُنہیں اُمت کی طرف سے شرف قبولیت بھی حاصل ہے۔''[فواتح الرحموت:۲/۱]

◉ علامہ سعدی ابوحبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
''جس شخص نے قراءات مرویہ متواترہ محفوظہ کے علاوہ قرآن میں ایک حرف زیادہ یا کم کیا یا ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دیا، حالانکہ اس پر حجت قائم ہوچکی ہو کہ وہ قرآن ہے،تو وہ بالاجماع کافر ہے۔''
[موسوعة الإجماع فی الفقه الاسلامي:۳/۹۰۳]

◉ مزید فرماتے ہیں:
''اہل اسلام میں سے دو بندوں کا بھی اِختلاف نہیں ہے کہ یہ قراءتیں صحیح وحق ہیں،سب کی سب قطعی ویقینی ہیں، اُمت مسلمہ کی نقل کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تک پہنچی ہوئی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بیان کی ہیں۔''[موسوعة الاجماع فی الفقه الاسلامی:۳/۹۰۵]

◉ دکتور سامی عبدالفتاح ہلال فرماتے ہیں:
''صدر اوّل سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا اس بات پر اِجماع ہے کہ جب تک کوئی قراءت نقل تواتر سے ثابت نہیں ہوجاتی اس وقت تک نہ تو اسے مصحف میں لکھا جاسکتا ہے اور نہ ہی بطور قرآن اس کی تلاوت کرنا جائز ہے۔''
[محاضرات في القراءات الشاذة:۳،۴]

منکر قراءات کی تکفیر

◉ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
''متواتر کا اِنکار صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس پر اُمت کا اِجماع ہے۔قراءات کا تواتر ایسے حتمی اُمور میں سے ہے، جن کا جاننا واجب ہے۔''[الفقه الأکبر:۱۶۷، مجموع فتاویٰ:۱۳/۳۹۳]

◉ نیز فرماتے ہیں:
''جس نے کتاب اللہ کی کسی آیت کا اِنکار کیا، اس میں عیب نکالا یا قراءاتِ متواترہ کا اِنکار کیا یا اس نے یہ گمان کیا کہ وہ قرآن نہیں ہے تو ایسا شخص کافر ہے کیونکہ اس نے ایسی شے کا انکار کیا جس پر اجماع ہوچکا ہے۔''[الفقه الأکبر:۱۶۷]

◉ امام ابن حزم رحمہ اللہ (المتوفی:۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:
''علماء کا اس بات پر اِجماع کہ جو کچھ قرآن میں ہے وہ حق اور ثابت شدہ ہے۔ اگر کوئی شخص ان قراءات متواترہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کوئی حرف زیادہ یا کم کرتا ہے یا کسی حرف کو کسی دوسرے حرف سے بدل کر پڑھتا ہے، حالانکہ اس پر حجت قائم ہوچکی ہو کہ وہ قرآن ہے، لیکن پھر بھی وہ شخص عمداً اس کی مخالفت کرتا ہے، تو وہ کافر ہے۔'' [مراتب الاجماع:۱۸۴]

◉ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کا اس اَمر پر اجماع ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید سے قصداً ایک حرف ناقص کیا یا ایک حرف دوسرے حرف سے بدلا یا اِجماع امت سے ثابت ہونے والے مصحف پر ایک حرف کی زیادتی کی تو وہ کافر ہے۔''

[الشفاء فی التعریف بحقوق المصطفیٰ:۲/۶۴۷-۲۶۴]

◉ علامہ سعدی ابوحبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جس شخص نے قراءات مرویہ متواترہ محفوظہ کے علاوہ قرآن میں ایک حرف زیادہ یا کم کیا یا ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دیا، حالانکہ اس پر حجت قائم ہوچکی ہو کہ وہ قرآن ہے، تو وہ بالاجماع کافر ہے۔''

[موسوعة الإجماع فی الفقه الاسلامی:۳/۹۰۳]

◉ ابومحمد مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جن قراءات میں صحت سند، موافقت عربیت اور موافقت رسم، یہ تینوں شرائط پائی جائیں گی اس کے نزول من اللہ کی قطعی تصدیق کی جائے گی اور اس کے منکر کو کافر قرار دیا جائے گا۔'' [النشر الکبیر:۱/۱۴]

◉ امام ابوشامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے منزل من اللہ حروف سبعہ کا اِنکار کرنے والے پر کفر کا حکم لگایا ہے۔'' [المرشد الوجیز:۱۴۹]

◉ حسن ضیاء الدین عتر فرماتے ہیں:

''چونکہ سبعہ اَحرف پر اِنزال قرآن کی اَحادیث متواتر ہیں، اس بناء پر تواتر کے علم کے باوجود سرے سے سبعہ اَحرف ہی کا اِنکار کردینا بلاشبہ کفر ہے۔'' [الأحرف السبعة و منزلة القراءات منها:۱۰۱]

——————*

قارئین رابطہ کرسکتے ہیں

ماہنامہ رشد قراءات نمبرز کی اشاعت کی وجہ سے پورے ملک میں الحمدللہ علم قراءت کے حوالے سے علمی فضاء پائی جارہی ہے، عوام الناس کی مباحث قراءت سمجھنے کی جستجو بڑھ رہی ہے۔ اس ضمن میں مختلف سوالات واشکالات کا ذہن میں اٹھنا فطری امر ہے۔ چنانچہ ان سوالات کے حل کے لیے ذیل میں مختلف نمبرز دیئے جارہے ہیں، قارئین کسی بھی نمبر پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

حافظ انس نضر مدنی۔0321-8420106 حافظ فہد اللہ مراد-0321-4893486

قاری مصطفیٰ راسخ-0346-4422005 [ادارہ]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ